بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سنت رسول ﷺ کا احیاء اور امت مسلمہ

# ا...... جهیز

از

سید عبدالحفیظ شاہ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰه......الخ

ترجمہ: (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔ تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولوں کی اطاعت کرو۔ (آل عمران ۳۲،۳۱)

حضور ﷺ کے فرمانِ عالیشان کے مطابق جب تک ہم اپنی متاع عزیز یعنی عزت و آبرو، جان و مال اور اولاد رسول اللہ ﷺ پر قربان نہ کریں گے ہما ایمان مکمل نہ ہوگا۔ مذکورہ بالا اللہ اور رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق ہم دل و جان سے ایمان لائیں اور عمل کریں۔ ایمان مشروط ہے دو باتوں پر ’آمنوا‘ یعنی ایمان لانا اور عملوا الصالحات‘ یعنی نیک عمل کرنا۔

کلمہ پڑھ لینے کے بعد آمنوا کی شرطِ اول تو پوری ہوگئی۔ دوسری شرط ’عملوا الصالحات‘ ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم اس سے غافل ہیں بلکہ عملی زندگی میں اس کا بہت کم اظہار کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل ہر انسان الجھنوں اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔

میں آج کی محفل میں چند حقائق پیش کرتا ہوں۔

ا......آپ دیکھتے ہیں کہ کسی کام میں کامیابی کے امکانات ہوتے ہیں یا کامیابی ہو جاتی ہے تو آپ دو انگلیوں کا نشان ’وی‘، جس سے انگریزی کا ’وی فار وکٹری (v for victory)‘ بنتا ہے،

بڑے فخر سے بلند کرتے ہیں۔ کبھی کسی مسلمان نے سوچا کہ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں اور کس نے یہ بات بتائی ہے؟ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب جنگِ عظیم دوئم میں ڈنکرک سے انگریز، جرمنوں کے حملے سے، پسپائی اختیار کر کے بھاگے عین اسی دوران چرچل نے وکڑی کا نشان پہلی بار دنیا کو متعارف کرایا (جو کہ سراسر جھوٹ پر مبنی تھا) اور یہ نشان اس طرح تمام دنیا میں رائج ہو گیا۔ گویا کہ یہ انگریز کی سنت ہے لیکن ہم بڑے شوق اور ذوق سے اس پر عمل پیرا ہیں۔ کسی عالم نے اس کے خلاف کوئی فتویٰ نہیں دیا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

۲......سالگرہ کا کیک کاٹنے کی رسم بھی انگریز کی سنت ہے جو ادا ہو رہی ہے۔

۳......کسی دکان کے افتتاح کے موقعہ پر فیتہ کاٹا جاتا ہے۔ یہ بھی انگریزی کی سنت ہے۔

بہر حال یہ عرض کرنے کے بعد اصل موضوع 'احیائے سنت' کی طرف آتا ہوں جو کی حضور ﷺ کو بیحد پسند ہے۔ اس کی طرف نہ تو توجہ ہے اور نہ کوئی اس کی طرف مائل ہے۔ میں آج کی محفل میں حضور ﷺ کی اُس سنت کو زندہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو حضرت بی بی فاطمہؓ کے نکاح کے وقت سرکار دو عالم ﷺ سے صادر ہوئی تھی۔ میں اپنی بیٹی صالحہ کو جہیز میں درج ذیل وہی اشیاء دے رہا ہوں جو حضور ﷺ نے حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہؓ کو عطا فرمائی تھیں۔

## سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرۃؓ کا جہیز:

دونوں عالم کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اگر چاہتے تو ساری دنیا کی دولت اپنی پیاری بیٹی کو جہیز میں دے دیتے لیکن آپ نے ہر کام پر اپنی امت کو سادگی اختیار کرنے کا عملی نمونہ فراہم کیا۔ آپ نے حضرت بی بی فاطمہؓ کو جو جہیز دیا تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

۱...... چمڑے کا تکیہ ۲......ایک گرم چادر

۳...... چمڑے کا بستر جس میں اون اور کھجور کے چھلکے بھرے ہوئے تھے۔

۴......ایک چارپائی جو کھجور کے بان سے بنی ہوئی تھی۔

۵......دو مٹی کے لوٹے ۶......ایک آٹا پیسنے کی چکی

۷......ایک لکڑی کا پیالا ۸......پانی بھرنے کے دو مشکیزے۔

۹......ایک لوٹا ۱۰......چاندی کے دو باز و بند۔

## ۲......جہیز کی نمائش

آپ سب کی توجہ ایک اور حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ میں بہت سے لوگ اپنی ہستی سے زیادہ صرف نام و نمود کی خاطر جہیز دیتے ہیں۔ کاش جس وقت صاحبِ حیثیت لوگ جہیز کی لوگوں سے داد و تحسین وصول کر رہے ہوتے ہیں وہ غور کر سکیں کہ ان ہی لوگوں میں کچھ دلوں میں خاموش فریادیں مچل رہی ہوتی ہیں۔ شادی کے خوشی کے موقع پر جہاں چہروں پر مسرتیں اور خوشیاں پڑھی جاسکتی ہیں وہیں ان ہی چہروں پر کچھ مایوسیاں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ جہیز ہمارے ہاں ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ہر شخص اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا خواہش مند ہے لیکن اس کا دعوے سے ہٹ کر ایک عملی نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر آپ سب مل کر احیائے سنت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے صرف حضورﷺ کی تقلید کریں تو مسئلہ بڑی آسانی سے حل ہوسکتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس جہیز کے علاوہ آپ اپنی بیٹی کو کچھ اور نہ دیں مگر آپ نے کچھ دینا ہے تو خاموشی سے بغیر نام و نمود کے دیں۔ اس عمل سے اللہ اور اس کا رسولﷺ آپ سے خوش ہوگے۔ اور معاشرے میں وہ بیٹیاں اور بہنیں جو صرف جہیز کے انتظار میں گھروں میں اپنی زندگی کے دن مایوسی کی حالت میں گزار رہی ہیں ان کا مسئلہ کسی حد تک حل ہو جائیگا۔ ہمارے اس عمل سے وقت پر شادیاں ہونگیں اور جہیز کی لعنت سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔

جو جہیز حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کو حضورﷺ نے دیا تھا میں نے اپنی بیٹی کو بھی وہی دیا ہے جو کہ آپ

کے سامنے ہے اور جو احباب کے تحائف ہیں اس کی فہرست پڑھ کر سنا دی جائیگی ۔ میرے خیال میں میں نے اچھی افتتاح کی ہے ۔اللہ تعالیٰ مجھے اس کا اجر دے اور آپ کو بھی عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین ۔

جبکہ ہر آدمی جہیز کی لعنت سے پریشان ہے ۔اگر آپ واقعی اس بات میں سنجیدہ ہیں تو کیوں نہ ہم اس لعنتی رسم پر لعنت بھیج کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس رواج کو ختم کر دیں ۔ اب میں نوجوان نسل سے درخواست کروں گا کہ آپ اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر ملک کی غربت اور خستہ حالی کے حوالے سے عہد کریں کہ جس لڑکی سے شادی کریں گے کوئی جہیز کا مطالبہ نہیں کریں گے ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے اس فعل سے خوش ہوگا ۔ اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی سنت پر سختی سے عمل کرنے کے صلہ میں وہ کچھ عطا ہوگا جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ اللہ کی راہ میں ایک قدم آگے بڑھاؤ پھر دیکھو کس طرح وہ اپنے وعدے میں سچا ہے۔ پھر دیکھو وہ اپنی رحمتوں سے کیسے نوازتا ہے ۔

نوٹ: اس مسئلے پر آپ کے اعتراضات اور تنقید وتبصرہ کو خوش آمدید کہوں گا۔ افہام وتفہیم کا دروازہ آپ سب کیلئے کھلا ہے۔ اگر یہ سب کچھ غلط ہے تو آپ میری تصحیح فرما دیں اور اگر صحیح ہے تو آپ خود بھی عمل کریں اور دوسروں سے بھی عمل کروائیں ۔

## ۳...... حق مہر

اسلامی اصول کے مطابق شادی کا حصہ اول طے ہوا۔ دوسرا حصہ ( حق مہر ) شرعی لحاظ سے شرعی احکام کے مطابق عمل میں لایا جائے ۔اس کا طریقہ کار یہ ہے ۔ پہلے تو مہر کے سلسلے میں ایک شرعی وضاحت کروں کہ مہر شرعی اتنا ہے جتنا حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کا باندھا گیا تھا۔ اسی حساب سے جو کہ اس وقت دس درہم تھے جس کے تقریباً سات ہزار روپے موجود زمانے میں ہوتے ہیں ۔ جس میں ایک

آسانی یہ بھی رکھی گئی ہے کہ نصف مئوجل اور نصف معجّل یعنی تین ہزار ہم بستری سے پہلے ۔ گویا اگر پورے نہیں دے سکتا تو آدھا مہر ادا کرے پھر وظیفۂ زوجیت کی طرف متوجہ ہو۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو از روئے شرع محمدی ﷺ بیوی حلال نہیں ہوئی۔ اکثر لوگ رسماً معاف کرا لیتے ہیں یہ شریعت کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ یہ پہلا عورت کا حق ہے جو مرد غصب کرتا ہے اور دوسری طرف عورت کے حقوق دینے کی بات کرتا ہے۔ جو مرد روزِ اول سے ہی عورت کے حق مار رہا ہے تو آئندہ زندگی میں چل کر کیا گل کھلائے گا؟ اگر آج مسلمان وہ اسلامی حقوق جن کا تعین کر دیا ہے گیا ٹھیک ٹھیک ادا کرے تو گویا اس نے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی اور عورت اپنے حق ملنے پر خوش ہوگی۔ درصورت دیگر دونوں میں محبت اور یگانیت کا فقدان ہوگا جس کا اثر پوری زندگی پر پڑے گا۔

اسلام نے انسانی مجبوریوں کے پیشِ نظر قانون میں یہ گنجائش رکھی ہے کہ نصف ادا کرے اور نصف معاف کرائے۔ لیکن افسوس! عورت جب مجبور ہو کر گھر آ گئی ہو تو شوہر کے کہنے پر دباؤ کے تحت پورا مہر معاف کر دیتی ہے اور مرد حضرات مہر کی رقم سے چھٹکارا پا کر، جو بد دیانتی پر مبنی ہے، مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں یہ اس قدر عام ہے کہ سینکڑوں میں سے صرف چند نفوس مہر ادا کرنے کی اہمیت سمجھتے ہیں اور آئندہ زندگی پر جو خراب اثرات پڑنے والے ہیں ان کو اپنے عمل سے خوشگوار بنا لیتے ہیں۔ کچھ لڑکی والوں کو خیال ہوتا ہے کہ مہر زیادہ سے زیادہ بندھوایا جائے اس طرح لڑکے پر دباؤ رہے گا۔ حالانکہ یہ ایک مفروضہ ہے جس کی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ جب لڑکا چھوڑنا ہی چاہتا ہے یا چھوڑ دیتا ہے، تو مہر کی رقم وصول کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

## ۴...... آدابِ مباشرت

اب آیئے آدابِ مباشرت کی طرف۔ حجلہ عروسی میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل شکرانہ ادا

کر کے دعا مانگیں:

''اے اللہ میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تسکینِ نفس کا سامان عطا فرمایا ہے۔ میں اب اولادِ صالح کی درخواست کرتا ہوں اور ہم میں آپس میں محبت و یگانگت رہے۔ تو ہماری مدد فرما اور ہمیں نفس کی ہر برائی سے بچالے تاکہ ہماری دونوں کی دین و دنیا کی عافیت ہو۔ آمین''

اسی طرح اپنی منکوحہ سے بھی دو رکعت نفل پڑھوائے اور وہ بھی یہی دعا مانگے۔ حجلہ عروسی میں روشنی بند کر دی جائے۔ ایک دوسرے کا ننگا جسم نہ دیکھیں اور دوران صحبت گفتگو نہ کی جائے۔ اگر اس کے برخلاف کیا گیا تو ہونیوالی اولاد میں برے نتائج مرتب ہوں گے۔ لہٰذا اس کی احتیاط ضروری ہے۔ ہر صحبت کے بعد دوسری صحبت کیلئے غسل کرنا فرض ہے۔

ہر اس شرعی نصیحت میں اسرار و رموز پوشیدہ ہیں۔ موجودہ سائنس نے بھی پندرھویں صدی (ہجری) میں اپنی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ بچہ جہاں ماں باپ کی شکل وصورت لے کر آتا ہے وہاں ماں باپ کی سیرت بھی لاتا ہے۔ کون چاہے گا کہ اس کی اولاد غیر صالح ہو؟ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نیک اور صالح ہو تو مندرجہ بالا اصولوں پر کاربند ہو جائیں۔ انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ آپکی اولاد دوسروں سے مختلف ہو گی۔

☆☆☆

## قولِ زریں

'جسم کی صحت کم کھانے میں، روح کی صحت کم سونے میں اور قرب الٰہی بہت رونے میں ہے۔'